S_1999_5_16_23

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

موجیب اور دیگر

بنام۔

اسٹیٹ آف کیرالہ

29 نومبر 1999

جی۔بی۔پٹنائک، ایم۔سری۔نواسن اور ایس۔این۔پھکن، جسٹسز

تعزیراتی ضابطہ، 1860: دفعہ 34، 120-بی، 201، 302 اور 392-بلواسط ثبوت پر مبنی فیصلہ-ثبوت مضبوط اور ایسا ہونا چاہیے کہ تمام انسانی امکانات کے اندر ملزم کو مجرم قرار دینے کے لیے ملزم کے جرم کے علاوہ کوئی نتیجہ ممکن نہ ہو-اگر جرم کی طرف لے جانے والے مختلف حالات کو جوڑنے والے شواہد کے سلسلے میں کوئی خامی ہے تو ملزم کو مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

اپیل گزاروں کے خلاف مقدمہ یہ تھا کہ انہوں نے متوفی کی ٹیکسی کرائے پر لی، اسے قتل کیا اور اس کی لاش کو ٹھکانے لگا دیا۔جب وہ گاڑی کو مرمت کے لیے گیراج میں لے گئے تو پتہ چلا کہ رجسٹریشن نمبر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی تھی اور اطلاع ملنے پر پولیس نے اپیل گزاروں کو گرفتار کر لیا۔سیشن عدالت نے انہیں بری کر دیا لیکن ریاست کی اپیل پر عدالت عالیہ نے انہیں مجرم قرار دیا۔اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد:.1 عدالت عالیہ نے قانون میں اس بات پر غور نہ کرنے میں غلطی کی کہ آیا حالات ثابت ہوئے، ایک مکمل سلسلہ تشکیل دیا۔حالات کے اس سلسلے میں گمشدہ روابط یہ تھے: اے 1 کے ذریعے متوفی کے ذریعے چلائی جانے والی ٹیکسی کرایہ پر لینا، متوفی کے ذریعے چلائی جانے والی ٹیکسی میں ملزم کے ذریعے جھیل اور مندر کا دورہ کرنا، نیند کی گولیوں کے ساتھ سافٹ ڈرنک ملا کر دینا، نشہ آور شراب دینا اور گلا گھونٹنے سے متوفی کی موت۔حالات کے سلسلے میں مذکورہ بالا گمشدہ روابط کے پیش نظر، استغاثہ ملزم کے جرم کو واضح اور مضبوطی سے قائم کرنے میں ناکام رہا تھا۔اس کیس کے حقائق پر ایک معقول شخص اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا کہ ملزم مجرم تھے۔ان تمام حالات کے مجموعی اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور انہیں ایک مربوط مجموعی کے طور پر دیکھتے ہوئے، عدالت کو اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ ملزم مجرم نہیں تھے (23۔اے۔-سی)

امید بھائی جادھو بھائی بنام ریاست گجرات، اے آئی آر (1978) ایس سی 424 = ایس سی آر (1978) (2) 471 اور موہن لال پنگاسا بنام ریاست یو پی، اے آئی آر (1974) ایس سی 1144 پر انحصار کیا۔

2. عدالت عالیہ نے سروس اسٹیشن سے گاڑی کی بازیابی کے بعد کے واقعات کو کافی اہمیت دیتے ہوئے، پولیس کے سب انسپکٹر کے ذریعے ملزم کو تحویل میں لینا، متوفی سے تعلق رکھنے والی اشیاء اور کار کے حصوں کی بازیابی، اپیل گزاروں کو مجرم پایا۔استغاثہ مذکورہ بالا حالات کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ جب کوئی مقدمہ قرینی شہادت پر مبنی ہوتا ہے، تو اس طرح کے ثبوت کو ٹھوس اور مضبوطی سے قائم کیا جانا چاہیے۔ان حالات کو ملزم کے جرم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک سلسلہ بنانا چاہیے اور یہ اتنا مکمل ہونا چاہیے کہ اس نتیجے سے کوئی بچ نہ سکے کہ تمام انسانی امکانات کے اندر جرم ملزم نے کیا تھا اور کوئی اور نہیں۔ اگر سند میں کوئی ربط غائب ہے تو ملزم کا جرم ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ دونوں نے استغاثہ کے اس بیان کو مسترد کر دیا کہ ملزم نے ڈاکٹر اور کیمیائی تجزیہ رپورٹ کے شواہد کے پیش نظر نیند کی گولیوں کے ساتھ سافٹ ڈرنک "فروٹی" ملا کر دی اور نشہ آور شراب بھی دی۔ مزید یہ کہ یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت ریکارڈ نہیں کیا گیا کہ متوفی کو نشہ آور شراب دی گئی تھی۔ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے استغاثہ کی اس کہانی پر یقین نہیں کیا کہ اے 1 نے 29.03.91 پر پی ڈبلیو 12 سے رابطہ کیا اور اگلے دن پی ڈبلیو 3 نے اے 1 کو متوفی سے ٹیکسی کرائے پر لینے کے لیے بات کرتے ہوئے دیکھا۔ نیچے دی گئی دونوں عدالتیں پی ڈبلیو 35 کے زیر اہتمام دیر سے ہونے والی ٹیسٹ شناختی پریڈ میں پی ڈبلیو 12 کے ذریعے اے 1 کی شناخت اور پی ڈبلیو 3 کے اس ثبوت کو بھی قبول نہیں کرتی ہیں کہ اس نے اے 1 کو 11.30 اے۔ایم پر متوفی سے بات کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ پر 30.3.91 جیسا کہ پی۔ڈبلیو۔3 نے اس حقیقت کو تفتیشی افسر کے سامنے ظاہر نہیں کیا۔کسی نے ملزم کو کار میں یا مندر میں نہیں دیکھا اور اس لیے یہ حقیقت ملزم کو مبینہ جرم سے نہیں جوڑے گی۔ دونوں عدالتوں نے استغاثہ کی اس کہانی پر بھی یقین نہیں کیا کہ متوفی ملزم کے ساتھ کار کے ڈائنامو کی مرمت کے لیے پی ڈبلیو 33 کی دکان پر گیا تھا جو اسے ٹھیک نہیں کر سکا اور اس کے بعد اسے آٹو الیکٹریشن کے پاس لے جایا گیا۔ذیل کی عدالتوں کے مطابق پی ڈبلیو 32 اور 33 دونوں ملزم کی شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ یہ سچ ہے کہ پوسٹ مارٹم کے وقت لاش سڑی ہوئی تھی۔ پوسٹ مارٹم کرنے والے پی ڈبلیو 42 نے واضح طور پر بتایا کہ پوسٹ مارٹم کے دوران اسے گلا گھونٹنے کا کوئی مثبت ثبوت نہیں ملا۔اس گواہ نے رائے دی کہ پولیس کی تاریخ کے مطابق گلا گھونٹنے سے موت کے امکان کو مسترد کیا جا

سکتا ہے۔عدالت عالیہ نے واضح نتیجہ نہ دینے میں قانون میں غلطی کی کیونکہ طبی ثبوت واضح ہیں۔ڈاکٹر کا یہ ثبوت کہ پولیس کی تاریخ کے مطابق گلا گھونٹنے سے موت کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا، اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے ایک مثبت طبی ثبوت نہیں ہے کہ موت گلا گھونٹنے سے ہوئی تھی۔عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے نے ملزم کے بعد کے مبینہ طرز عمل پر بہت زیادہ دباؤ ڈالا۔ (22-G-H; 23-A;19-D; 20-B,D,G,H; 21-B)

3. اگرچہ تفتیشی افسر کے مطابق بازیابی ملزم کے ثبوت سے گوشوارہ کی بنیاد پر کی گئی تھی لیکن یہ پایا گیا ہے کہ بازیابی کی طرف لے جانے والے لفظی الفاظ تفتیشی افسر کے ذریعے ریکارڈ نہیں کیے گئے تھے۔ملزم افراد کو گرفتار کرنے والے سب انسپکٹر پی ڈبلیو 47 کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اس گواہ نے ورکشاپ کے مالک کی طرف سے دی گئی معلومات اور اس حقیقت کو کہ اس نے ملزم کو گرفتار کیا، پولیس اسٹیشن کے جنرل ڈیری میں ریکارڈ نہیں کیا۔پی ڈبلیو 47 کے مطابق یہ حقائق ان کی پاکٹ بک میں درج تھے جو ثابت نہیں ہوئے۔استغاثہ کی کہانی کے مذکورہ بالا ورژن کو قبول کرنا مشکل ہے اور اس لیے ہائی کورٹ نے اسے قبول کرنے میں غلطی کی۔(21-G;22-C-D)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی فوجداری اپیل نمبر 284۔

1994 کی سی آر ایل۔آر۔پی۔نمبر 77 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 24.1.1997 کے فیصلے اور حکم سے۔

آر اے مشرا، (اے سی)۔محترمہ مالنی پوڈوول اور منو کرشنن حاضر فریقوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

فو کان، جسٹس: یہ اپیل کیرالہ کی عدالت عالیہ کی طرف سے فوجداری اپیل نمبر 485/93 میں منظور کردہ 24.01.97 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔عدالت عالیہ نے سیشن جج، کوزی کوڈ ڈویژن کے 26 مارچ 1993 کے سیشن کیس نمبر 9/92 کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ریاست کی طرف سے دائر اپیل کو منظور کر لیا۔

فاضل سیشن جج نے ملزم موجیب@ موجیب رحمان (اے 1)، جانسن (اے 2) اور اکبر (اے 3) کو بری کر دیا جن پر آئی پی سی کی دفعات 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 302، 392، 201 اور 120-بی کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، عدالت عالیہ نے ریاست کی دفعات سے دائر اپیل کو منظور کر لیا اور

تینوں ملزموں کو مذکورہ بالا دفعات کے تحت مجرم قرار دیا۔موجودہ اپیل صرف دو ملزموں آل اور اے 3 نے دائر کی ہے۔A2 ہمارے سامنے نہیں ہے۔

استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ 30.03.91 پر تقریبا 11.30 صبح پر تھا۔AI کویلانڈی ٹیکسی اسٹینڈ پہنچا، بالن آف تھزہ والپل کے ذریعے چلائی جانے والی ٹورسٹ ٹیکسی (ایمبیسڈر کار) کرائے پر لی۔AI اس کار میں کویلانڈی کے اشارلاج گیا جہاں دوسرے ملزم رہ رہے تھے اور وہ سب کار میں ویناد کی طرف بڑھے اور کچھ وقت پوکوڈ جھیل میں گزارا۔اس کے بعد انہوں نے تھرونیلی مندر اور منتوادی کا دورہ کیا۔جب وہ تھمارسری واپس آرہے تھے، استغاثہ کی طرف سے یہ مبینہ گیا کہ ڈرائیور بالن کو نیند کی گولیوں کے ساتھ ملا ہوا سافٹ ڈرنک "فروٹی" اور نشہ آور شراب بھی دی گئی تھی۔اسے متحرک کرنے اور ڈرائیور کی سیٹ سے ہٹانے کے بعد، آل کار کو تھمارسری اور اینگامپوزا لے گیا۔تقریبا 1 بجے انہوں نے ڈرائیور بالن کا تھوڑ تھوسے گلا گھونٹ دیا اور پوتھوپاڈی کی طرف بڑھے۔انہوں نے متوفی بالن سے پرس اور گھڑی بھی چھین لی اور قتلِ عمد اور ڈکیتی کے شواہد کو غائب کرنے کے ارادے سے انہوں نے متوفی کی لاش کو 9 ویں پوائنٹ وکر سے ایک کلومیٹر مغرب میں ویناد گھاٹ سیکشن پر پھینک دیا۔ملزم کار کو میسور اور بنگلور لے گیا اور رجسٹریشن نمبر تبدیل کیا اور میسور میں متوفی کی گھڑی اور کچھ دوسری چیزیں بھی بیچ کر وہیں رہا۔وہ سلطان کی بیٹری پر واپس آئے اور شام کو انہوں نے کار کو ایک آٹو موبائل ورکشاپ میں سروس کے لیے سونپا اور بتایا کہ وہ اگلے دن صبح کار لے جائیں گے۔ورکشاپ کے مالک نے پایا کہ کار کے رجسٹریشن نمبر میں تبدیلی کی گئی ہے اور شک ہونے پر اس نے پولیس کے سب انسپکٹر سلطانز بیٹری کو اطلاع دی۔05.04.91 کی صبح سب انسپکٹر دوسرے پولیس اہلکاروں کے ساتھ مفتی میں ورکشاپ میں آیا اور جب ملزم ورکشاپ میں آئے تو انہیں گرفتار کر کے تھانے لے جایا گیا۔

ہم نے فریقین کے سیکھے ہوئے وکیل کو سنا ہے۔

براہ راست شواہد کی عدم موجودگی میں استغاثہ نے قرئنی شہادت کے بذریعے کیس کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔

جب کوئی مقدمہ قرئنی شہادت پر مبنی ہوتا ہے، تو اس طرح کے شواہد کو ٹھوس اور مضبوطی سے قائم کیا جانا چاہیے۔ان حالات کو ملزم کے جرم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک سلسلہ بنانا چاہیے اور یہ اتنا مکمل ہونا چاہیے کہ اس نتیجے سے کوئی بچ نہ سکے کہ تمام انسانی امکانات کے اندر جرم ملزم نے کیا تھا اور کوئی اور نہیں۔اگر سند میں کوئی ربط غائب ہے تو ملزم کا جرم ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

موہن لال پنگاسا بنام ریاست یو پی، اے آئی آر (1974) ایس سی 1144 میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جب کسی ملزم شخص کے خلاف ثبوت، خاص طور پر جب اس پر قتلِ عمد جیسے سنگین جرم کا الزام لگایا جاتا ہے، اگر یہ صرف حالات پر مشتمل ہوتا ہے اور براہ راست زبانی ثبوت پر نہیں، تو یہ معیاری طور پر ایسا ہونا چاہیے کہ ہر معقول مفروضے پر نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ ملزم مجرم ہے۔ حیرت انگیز امکانات نہیں اور نہ ہی عجیب نتائج بلکہ عقلی کٹوتیاں جو معقول ذہن حقائق اور حالات کی ممکنہ قوت سے بناتے ہیں۔

امید بھائی جادھو بھائی بنام ریاست گجرات، اے آئی آر (1978) ایس سی 424 = ایس سی آر (1978) 4712 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ قرینی شہادت پر مبنی مقدمے میں استغاثہ کی طرف سے سامنے لائے گئے تمام حالات لامحالہ اور خصوصی طور پر ملزم کے جرم کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ایسا کوئی حالات نہیں ہونا چاہیے جسے معقول طور پر ملزم کی بے گناہی کے مطابق سمجھا جائے۔ یہ مزید فیصلہ دیا گیا کہ قرینی شہادت کی صورت میں عدالت کو کسی دیئے گئے معاملے میں تمام حالات کے مجموعی اثر کو ذہن میں رکھنا ہوگا اور انہیں ایک مربوط مجموعی کے طور پر سمجھنا ہوگا۔ کوئی بھی گمشدہ لنک استغاثہ کے مقدمے کے لیے مہلک ہو سکتا ہے۔

استغاثہ کی طرف سے ثابت کیے جانے والے دیگر حالات پر غور کرنے سے پہلے ہم اس حقیقت پر غور کر سکتے ہیں کہ ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ دونوں نے استغاثہ کے اس بیان کو مسترد کر دیا کہ 'ملزم نے سافٹ ڈرنک' فروٹی' کو سلیپنگ ٹیبلٹس کے ساتھ ملا کر دیا اور ڈاکٹر اور کیمیائی تجزیہ رپورٹ (Exh. پی-45)۔ مزید برآں، یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت ریکارڈ پر نہیں تھا کہ متوفی کو نشہ آور شراب دی گئی تھی۔

29.03.91 پر استغاثہ کے مطابق اے 1 وایناڈ جانے کے لیے ٹیکسی اسٹینڈ سے ٹیکسی کرایہ پر لینا چاہتا تھا اور اس نے پی ڈبلیو 12 سے بات کی جو ایک سیاحتی ٹیکسی کا ڈرائیور تھا اور چونکہ اے 1 وایناڈ کے مقامات پر جانا چاہتا تھا اور پھر واپس آنا چاہتا تھا، پی ڈبلیو 12 سفر کرنے پر راضی نہیں ہوا۔ اس کے بعد کار پی ڈبلیو 12 کے ذریعے 30.03.91 پر متوفی کے حوالے کر دی گئی۔ اس تاریخ کو استغاثہ کی طرف سے یہ مبینہ گیا کہ اے 1 نے متوفی سے بات کی اور ٹیکسی کرائے پر لے کر چلا گیا۔

ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے استغاثہ کی کہانی کے مذکورہ ورژن پر یقین نہیں کیا کہ اے 1 نے 29.03.91 پر پی ڈبلیو 12 سے رابطہ کیا اور اگلے دن پی ڈبلیو 3 نے اے 1 کو متوفی بالن سے ٹیکسی کرائے پر لینے کے لیے بات کرتے ہوئے دیکھا۔ نیچے دی گئی دونوں عدالتوں نے پی ڈبلیو 35 کے

ذریعے کی گئی تاخیر سے ہونے والی ٹیسٹ شناختی پریڈ میں پی ڈبلیو12 کے ذریعے اے 1 کی شناخت اور پی ڈبلیو 3 کے اس ثبوت کو بھی قبول نہیں کیا کہ اس نے اے 1 کو صبح 11.30 پر 30.03.91 پر متوفی سے بات کرتے ہوئے دیکھا کیونکہ پی ڈبلیو3 نے اس حقیقت کو تفتیشی افسر کے سامنے ظاہر نہیں کیا۔ ہماری رائے ہے کہ نیچے دی گئی دونوں عدالتوں نے استغاثہ کی کہانی کے مذکورہ بالا ورژن کو صحیح طور پر مسترد کر دیا۔

استغاثہ کے مطابق ملزم متوفی کی کار کو پہلے بوٹنگ کے لیے وایناڈ کی پوکوڈ جھیل لے گیا۔ پی ڈبلیو 31 کی جانچ کی گئی۔ اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے لیکن وہ منہ موڑ لیا۔ جھیل سے وہ مندر گئے اور پی ڈبلیو 4 اور 29 جو مندر گئے تھے انہوں نے متوفی اور کار کو مندر کے قریب دیکھا۔ عدالت عالیہ نے اس حقیقت کا نوٹس لیا کہ پی ڈبلیو 4 اور 29 نے اس حقیقت کو تفتیشی افسر کے سامنے ظاہر نہیں کیا اور نہ ہی ملزم کو دیکھنے کا دعوی کیا۔ تاہم، عدالت عالیہ کے مطابق اس بات کا کافی امکان تھا کہ کار مندر گئی تھی۔ لیکن کسی نے ملزم کو کار میں یا مندر میں نہیں دیکھا اور اس لیے ہماری رائے میں یہ حقیقت ملزم کو مبینہ جرم سے نہیں جوڑے گی۔

نیچے کی دونوں عدالتوں نے بھی استغاثہ کی اس کہانی پر یقین نہیں کیا کہ متوفی ملزم کے ساتھ کار کے ڈائنامو کی مرمت کے لیے پی ڈبلیو 33 کی دکان پر گیا تھا جو اسے ٹھیک نہیں کر سکا اور اس کے بعد اسے آٹو الیکٹریشن - پی ڈبلیو 32 کے پاس لے جایا گیا۔ ذیل کی عدالتوں کے مطابق پی ڈبلیو ایس 32 اور 33 دونوں ملزم کی شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ پی ڈبلیو 32 سے زیادہ دشمن گواہ بن گئے۔ کار کو پی ڈبلیو 40 کے پاس ڈیزل خریدنے کے لیے لے جایا گیا جو منتھواڈی میں ایکسل آٹوز کا مالک تھا۔ استغاثہ کے ماتحت عدالتوں کے مطابق بھی یہ حقیقت ثابت نہیں ہو سکی کیونکہ پی ڈبلیو 40 معاندانہ ہو گیا۔

متوفی کی گلا گھونٹ کر موت کے حوالے سے جب وہ منتواڈی سے تھمارسری کی طرف جا رہے تھے تو ٹرائل کورٹ نے طبی شواہد کے پیش نظر استغاثہ کی کہانی کے اس ورژن کو قبول نہیں کیا۔ یہ سچ ہے کہ پوسٹ مارٹم کے وقت لاش سڑی ہوئی تھی۔ پوسٹ مارٹم کرنے والے پی ڈبلیو 42 نے واضح طور پر بتایا کہ پوسٹ مارٹم کے دوران اسے گلا گھونٹنے کا کوئی مثبت ثبوت نہیں ملا۔ اس گواہ نے رائے دی کہ پولیس کی تاریخ کے مطابق گلا گھونٹنے سے موت کے امکان کو مسترد کیا جا سکتا ہے۔

عدالت عالیہ نے مندرجہ ذیل فیصلہ دیا:

"یہ یہاں ہے کہ جسم پر پائے جانے والے ایم او-14 کے ساتھ گلا گھونٹنے کا نظریہ متعلقہ اور قابل قبول بن گیا خاص طور پر اس تناظر میں کہ طبی شواہد نے اسے موت کے معاملے کے طور پر مکمل طور پر مسترد نہیں کیا۔''

ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے واضح نتیجہ نہ دے کر قانون میں غلطی کی کیونکہ طبی ثبوت واضح ہیں۔ ڈاکٹر کا یہ ثبوت کہ پولیس کی تاریخ کے مطابق گلا گھونٹنے سے موت کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا، اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے ایک مثبت طبی ثبوت نہیں ہے کہ موت گلا گھونٹنے سے ہوئی تھی۔

ہمیں متنازعہ فیصلے سے پتہ چلتا ہے کہ عدالت عالیہ نے ملزم کے بعد کے مبینہ طرز عمل پر بہت زیادہ زور دیا۔ استغاثہ کے مطابق لاش چھوڑنے کے بعد ملزم ایک ہی کار میں میسور اور بنگلور گئے اور وہ 03.04.91 تک وہیں رہے۔ بنگلور میں وہ منجوناتھ لاج میں رہے جسے استغاثہ نے پی ڈبلیو 15 کی جانچ کر کے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ استغاثہ نے ملزم کے ذریعے متوفی سے تعلق رکھنے والی اشیا کو ٹھکانے لگانے کے ثبوت پیش کیے ہیں۔

ہمیں تفتیشی افسر پی ڈبلیو 13 کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ملزموں کو مذکورہ بالا اشیا کی مبینہ بازیابی کے لیے مختلف مقامات پر لے جایا گیا تھا۔ اگرچہ تفتیشی افسر کے مطابق بازیابی ملزم کے گوشوارہ کی بنیاد پر کی گئی تھی لیکن ہمیں شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بازیابی کی طرف لے جانے والے لفظی الفاظ تفتیشی افسر نے ریکارڈ نہیں کیے تھے۔ مثال کے طور پر ایک بازیابی کی صورت میں پی ڈبلیو 49 کو درج ذیل الفاظ میں معزول کر دیا گیا ہے:

"اس کے بعد، اسی ملزم کے اس گوشوارہ کی بنیاد پر کہ وہ اس شخص کو جانتا ہے جو امبالویل میں بلیڈ کمپنی اور اشیا کی دکان چلاتا ہے جس کے ساتھ اس نے سونے کی چوڑیاں گروی رکھی تھیں اور یہ کہ وہ وہی جگہ دکھا سکتا ہے جس کی قیادت ملزم کر رہا تھا، ہم اسی جگہ پر پہنچے اور گواہ سے پوچھ گچھ کی اور اس کے ثبوت ریکارڈ کیے۔

ہماری رائے میں ملزم کے اس طرح کے گوشوارہ کو ملزم کے گوشوارہ کے طور پر نہیں مانا جا سکتا جس سے بازیابی ہو۔ بازیافت کے زیادہ گواہ متوفی کے شریک ڈرائیور تھے جو تقریباً 100 کلومیٹر کے فاصلے پر رہتے تھے۔ ایم ایس۔ لہذا اس طرح کی وصولی قانونی طور پر قابل قبول نہیں ہے۔

استغاثہ کے مطابق 4.4.91 شام کو ملزموں نے کار کو آٹوموبائل ورکشاپ میں سروس کے لیے سونپا اور بتایا کہ وہ اگلے دن کار لے جائیں گے اور ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے انہیں 5.4.91 پر پولیس سلطان کی بیٹری کے سب انسپکٹر نے گرفتار کر لیا۔ ملزم افراد کو گرفتار کرنے والے سب انسپکٹر پی ڈبلیو 47 کے شواہد سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس گواہ نے ورکشاپ کے مالک کی طرف سے دی گئی معلومات اور اس حقیقت کو ریکارڈ نہیں کیا کہ اس نے ملزم کو پولیس اسٹیشن کی جنرل ڈائری میں پکڑا تھا۔ پی ڈبلیو 47 کے مطابق یہ حقائق ان کی پاکٹ نوٹ بک میں درج تھے جو ثابت نہیں ہوئے۔ ہم استغاثہ کی کہانی کے مذکورہ بالا ورژن کو

قبول کرنے سے قاصر ہیں، اوراس لیے یہ مانتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے اسے قبول کرنے میں قانونی طور پر غلطی کی ہے۔

مندرجہ ذیل مادی حالات پر استغاثہ نے ملزم کے خلاف الزامات کو گھر لانے کی کوشش کی یعنی: (i) اے 1 نے متوفی بالن کی طرف سے چلائی گئی سیاحتی ٹیکسی کرائے پر لی؛ (ii) تمام ملزم متوفی بالن کی طرف سے چلائی گئی کار میں وینا دگئے اور کچھ وقت پوکاڈ جھیل میں گزارااوراس کے بعدوہ تھرونیلی مندراور منتوادی گئے۔ اور (iii) تھمارسری واپس آتے ہوئے ملزم نے متوفی بالن کو نیند کی گولیوں کے ساتھ ملا ہوا سافٹ ڈرنک 'فروٹی' دیا اور اسے ڈرائیور کی سیٹ سے اتارنے کے بعد ال نے کار چلائی اور ملزم نے ڈرائیور بالن کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا اوراس کے بعد پوتھوپاڈی کی طرف بڑھا۔

نیچے دی گئی دونوں عدالتوں نے مذکورہ بالا حالات کو قبول نہیں کیا سوائے اس حقیقت کے کہ عدالت عالیہ نے متوفی بالن کی گلا گھونٹ کر موت کے امکان کو مسترد نہیں کیا جو کہ قانون میں قابل قبول نہیں ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

عدالت عالیہ نے سروس اسٹیشن سے گاڑی کی بازیابی کے بعد کے واقعات کو کافی اہمیت دیتے ہوئے، پولیس کے سب انسپکٹر، سلطان بیٹری کے ذریعے ملزم کو تحویل میں لینا، متوفی سے تعلق رکھنے والے سامان اور کار کے حصوں کی بازیابی، اپیل گزاروں کو مجرم پایا۔ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ استغاثہ مذکورہ بالا حالات کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ عدالت عالیہ نے اس بات پر غور نہ کرنے میں قانونی طور پر غلطی کی کہ آیا حالات ثابت ہوئے، ایک مکمل سلسلہ تشکیل دیا۔ حالات کے اس سلسلے میں درج ذیل روابط غائب ہیں-اے 1 کے ذریعے متوفی کے ذریعے چلائی جانے والی ٹیکسی کی خدمات حاصل کرنا، متوفی کے ذریعے چلائی جانے والی ٹیکسی میں ملزم کے ذریعے جھیل اور مندر کا دورہ کرنا، نیند کی گولیں کے ساتھ سافٹ ڈرنک ملا کر دینا، نشہ آور شراب اور گلا گھونٹنے سے متوفی کی موت۔ حالات کے سلسلے میں مذکورہ بالا گمشدہ روابط کے پیش نظر ہم یہ مانتے ہیں کہ استغاثہ ملزم کے جرم کو واضح اور مضبوطی سے قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس مقدمے کے حقائق پر ایک معقول شخص اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا کہ ملزم مجرم تھے۔ ان تمام حالات کے مجموعی اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور انہیں ایک مربوط مجموعی طور پر دیکھتے ہوئے، ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ ملزم مجرم نہیں تھے۔

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر ہم موجودہ اپیل میں اہلیت پاتے ہیں اوراسی کے مطابق عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دے کر اس کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر کسی دوسرے جرم کے سلسلے میں

ضرورت نہ ہوتو دونوں اپیل گزاروں کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے گا۔

آئی۔ایم۔اے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document